درر العلمية في علل الحديثية

تحقیق حدیث میں راہنمائی کرنے والی سنہری باتیں

مؤلف: **ابو معاویہ علی محمد عطاری**

تخصص فی الحدیث سال دوم

عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ کراچی

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين وعلى آله وأصحابه أجمعين أما بعد:

بے شک علم حدیث بہت ہی عظمت والا علم ہے، اسے سیکھنا، سمجھنا سعادت ہے، اور میں اللہ پاک کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے مجھے اس علم کو سیکھنے کی سعادت عطاء فرمائی، اور جان لو کہ علم حدیث بہت ہی وسعت والا علم ہے اگر کوئی ساری زندگی بھی اسے سیکھنے میں لگادے تو وہ اسکا کما حقہ احاطہ نہیں کر سکتا، ہمارے اسلاف نے اس علم کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دیں، اور مختلف انداز میں اس علم کی خدمت کا بیڑا اٹھایا، سینکڑوں کتب لکھی گئیں، جن سے آج ہم مستفید ہو رہے ہیں، انہیں اسلاف کے طریقے کی پیروی کرتے ہوئے راقم الحروف نے اس علم کی خدمت میں حصہ ملانے کے لیے یہ چھوٹی سی کاوش کی ہے اللہ پاک اسے قبول فرمائے اور اس علم کے شائقین کے لیے نفع بخش بنائے آمین

علم حديث: علم يعرف به أقوال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم، وأفعاله، وأحواله[1].

یعنی ایسا علم جس کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال، اور احوال کو جانا جائے اسے علم حدیث کہتے ہیں۔

علماء اصولیین اس علم کی تعریف دو اعتبار سے کرتے ہیں

1. روایت کے اعتبار سے
2. درایت کے اعتبار سے

علم الحديث رواية : علم يشتمل على نقل أقوال النبي صلى الله عليه وسلم وأفعاله، وروايتها، وضبطها، وتحرير ألفاظها[2].

یعنی ایسا علم جو نبی کریم ﷺ کے اقوال، افعال کی نقل، روایت، ضبط، اور اسکے الفاظ کی تحریر پر مشتمل ہو۔

علم الحديث دراية: علم يعرف منه حقيقة الرواية؛ وشروطها، وأنواعها، وأحكامها، وحال الرواة، وشروطهم، وأصناف المرويات، وما يتعلق بها[3].

ایسا علم جس کے ذریعے روایت کی حقیقت، اسکی شرائط، اقسام، احکام، راویوں کے احوال، انکی شرائط، مرویات کی اقسام، اور دیگر احکام کو جانا جائے۔

---

(1)، "كشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون"، 1/ 635

(2)، "تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي"، 1/ 25

(3)، "تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي"، 1/ 26

اقسام الحدیث: صحت و ضعف کے اعتبار سے حدیث کی تین قسمیں ہیں

1. حدیث صحیح
2. حدیث حسن
3. حدیث ضعیف

حدیث صحیح: هو ما اتصل سنده بالعدول الضابطين من غير شذوذ ولا علة[1]

یعنی حدیث صحیح وہ ہے جس کی سند متصل ہو، سارے راوی عادل و ضابط ہوں، نہ ہی وہ حدیث شاذ ہو اور نہ اس میں کوئی علت قادحہ پائی جائے۔

حدیث حسن: جس کی سند متصل ہو، سارے راوی عادل ہوں لیکن ضبط میں کچھ کمی پائی جائے، اور وہ حدیث نہ شاذ ہو نہ معلل۔

حدیث ضعیف: وهو ما خلا عن صفات الحسن

یعنی حدیث ضعیف وہ ہے جس میں حدیث حسن کی صفات نہ پائی جائیں

تمام تعریفات ملاحظہ کرنے کے بعد اگر آپ حدیث صحیح کی تعریف میں غور فرمائیں تو اس میں پانچ چیزوں کو بیان کیا گیا ہے اس کو یوں سمجھیں کہ حدیث صحیح کی پانچ شرائط ہیں:

1. سند متصل ہو
2. راوی عادل ہوں
3. ضابط ہوں
4. حدیث شاذ نہ ہو

---

(1)، "تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي"، 1/ 60

5. وہ حدیث معلل نہ ہو

ان پانچ شرائط کا احاطہ تو ممکن نہیں، البتہ ان پانچ شرائط میں سے فقط ایک شرط یعنی "علت" کے متعلق کچھ قواعد و فوائد پیش کرتا ہوں، امید ہے کہ علم حدیث کے شائقین کے لیے یہ فائدہ مند ثابت ہونگے۔

علم العلل: ایسے قواعد کا جاننا جن کے ذریعے صحت حدیث میں قدح کرنے والے اسباب خفیہ اور انکے احکام کو جانا جائے[1]۔

علل حدیث: ایسا خفی سبب جو حدیث پر طاری ہو اور اسکی صحت سے مانع ہو معًا یہ کہ اس حدیث کا ظاہر سلامت ہو[2]۔

حدیث معلل: وہ حدیث جس میں ایسے عیب پر مطلع ہوا جائے جو اسکی صحت میں قدح کر دے مع یہ کہ اسکا ظاہر سلامت ہو۔

امام حاکم رحمۃاللہ علیہ نے اجناس علل کی 10 اقسام بنائی ہیں:

1. سند ظاہراً صحیح ہو لیکن اس میں کوئی ایسا راوی ہو جس کا مروی عنہ سے سماع معروف نہ ہو۔
2. سند من وجہٍ مرسل ہو اسے ثقات و حفاظ نے روایت کیا ہو اور من وجہٍ متصل ہو اور ظاہراً صحیح بھی ہو۔
3. حدیث ایک صحابی سے محفوظ ہو اور اختلاف بلادِ رواۃ کی وجہ سے دوسرے سے بھی روایت کی گئی ہو۔

---

(1)، "اصول علل الحدیث"، ص:15

(2)، "اصول علل الحدیث"، ص:12

4. حدیث ایک صحابی سے محفوظ ہو اور اسے تابعی سے روایت کیا جائے جس میں وھم پیدا ہو جائے ایسی تصریح کی وجہ سے جو صحبت تقاضا کرے، اور وہ روایت اس طریق سے معروف نہ ہو۔
5. لفظ: "عن" کے ذریعے روایت کی جائے جس میں کوئی راوی ساقط ہو اور دوسرا طریق اس سقط پر دلالت کرتا ہو۔
6. سند کے رجال میں سے کسی راوی کے متعلق اتصال و انقطاع میں اختلاف کیا گیا ہو اور وہ حدیث اس راوی سے منقطعاً معروف ہو۔
7. شیخ کے نام اور اس کے مبہم ہونے میں اختلاف ہو۔
8. راوی ایسے شیخ سے روایت کرے جس سے سماع تو ثابت ہو مگر خاص اس حدیث کا سماع ثابت نہ ہو۔
9. حدیث کی سند معروف ہو مگر اسی سند کے رجال میں سے کوئی اس حدیث کو دوسری سند سے روایت کرے۔
10. حدیث من وجہٍ مرفوعًا مروی ہو اور من وجہٍ موقوفاً مروی ہو[1]۔

- **علت کا سبب اصلی وھم ہے۔**
- وہم، سہو، اور نسیان، انسان کی فطرت میں سے ہیں[2]۔

- کتب جرح وتعدیل میں اکثر جرح کذب، غفلت، اور سوءِ حفظ کی وجہ سے کی جاتی ہے[3]۔

- قبول حدیث کے لیے ضروری ہے کہ وہ حدیث علّت قادحہ سے سلامت ہو[4]۔

---

(1)، اصول علل الحدیث"، ص:33

(2)، اصول علل الحدیث"، ص:50

(3)، "اصول علل الحدیث"، ص:14

(4)، "اصول علل الحدیث"، ص:16

وہم کے اسباب فرعیہ

1. **سلوک الجادّہ:** یعنی کوئی معروف سند ہو جس سے کثیر روایات مروی ہوں اور اسی معروف سند کا راوی دوسری سند کے شروع میں آگیا اب یہ راوی سمجھتا ہے کہ یہ حدیث اسی معروف سند سے مروی ہے حالانکہ ایسا نہیں ہوتا، اور راوی پر اسکے وہم کی وجہ سے سند تبدیل ہو جاتی ہے اسے سلوک الجادّہ کہتے ہیں[1]۔
2. **اختلاط:** ایسا اختلال جو ضبط پر طاری ہوتا ہے فساد عقل، بڑھاپے، بینائی کے چلے جانے، یا کتب کے ضایع ہو جانے کی وجہ سے[2]۔

3. **قلت صحبت شیخ:** یعنی صحبت شیخ زیادہ نہ پائی ہو۔
4. **روایت بالمعنی:** عند الجمہور روایت بالمعنی جائز ہے بشرط یہ کہ راوی لغت عرب کا عالم ہو، الفاظ کے معانی، انکی دلالت، اور جن چیزوں سے معنی بدل جاتا ہے اور جن سے نہیں بدلتا، ان سب کا عالم ہو[3]۔

5. **اختصار الحدیث:** علماء نے اختصار حدیث کی اجازت دی ہے بشرط یہ کہ معنی میں کوئی خلل نہ آئے اور بات ادھوری نہ ہو[4]۔

6. **تدلیس:** اسکی بنیادی دو قسمیں ہیں:
- **تدلیس اسناد:** یعنی راوی سند سے کسی ضعیف راوی کو ساقط کر دے یا اپنے اور شیخ کے درمیان ضعیف واسطے کو ساقط کر دے[5]۔

---

(1)، اصول علل الحدیث"، ص:55
(2)، اصول علل الحدیث"، ص:57
(3)، اصول علل الحدیث"، ص:59
(4)، اصول علل الحدیث"، ص:60
(5)، اصول علل الحدیث"، ص:63

- **تدلیس شیخ**: یعنی راوی اپنے شیخ کا غیر معروف نام، یا وصف ذکر کرے اس میں سب سے خطرناک یہ ہے کہ ضعیف سے روایت کرے، اور اس ایسا نام، یا وصف ذکر کرے جسکے ساتھ ثقہ معروف ہو ان میں سر فہرست عطیہ بن سعد بن جنادہ العوفی ہیں[1]۔

7. **اسم یا کلمے کا مشتبہ ہو جانا۔**
8. **تصحیف**[2]۔

کشف علت کے بنیادی تین طریقے ہیں:

- جمع طرق، وما یتعلق بہ۔
- ان طرق کا آپس مین موازنہ، و، چھان بین۔
- عند الاختلاف ان میں سے راجح کو اختیار کرنا[3]۔

- معرفت علت کا ایک طریقہ یہ ہے کہ حدیث کے تمام طرق وروایات کو جمع کر کے آپس میں انکا موازنہ کیا جائے[4]۔

- کشف علت کے لیے مدار سند اور عند الاختلاف ان میں سے کون راجح ہو گا اسکی معرفت ضروری ہے[5]۔

- کشف علت کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ ان رواۃ کا عام اسانید میں جو طرز ہے اسے دیکھا جائے اور انکا آپس میں موازنہ کیا جائے[6]۔

---

(1)، اصول علل الحدیث"، ص: 65
(2)، اصول علل الحدیث"، ص: 71
(3)، اصول علل الحدیث"، ص: 74
(4)، اصول علل الحدیث"، ص: 71
(5)، اصول علل الحدیث"، ص: 78
(6)، اصول علل الحدیث"، ص: 81

کشف علت کے لیے رواۃ کے بارے میں دقیق نظری نہایت ضروری ہے اس کے لیے چند امور کی معرفت ضروری ہے:

1. حدیث کی حفاظت کرنے والے ائمہ اکابرین کی معرفت۔
2. معرفت اوطان رواۃ۔
3. معرفت تواریخ ورحلات۔
4. معرفۃ المتشابہ من الاسماء۔
5. مدلسین، مرسِلین، اور مختلطین کی معرفت[1]۔

طبقات المدلسین

1. جو وصف تدلیس سے نادراً موصوف ہوں، جیسے:
   - اشعث بن عبد الملک الحمرانی،
   - سعید بن سوید الکلبی الشامی،
   - عبد ربہ بن نافع ابو شہاب الحنّاط،
   - عمر بن دینار
   - یزید بن ھارون الواسطی۔

2. جس میں تدلیس کا احتمال ہو مگر ائمہ نے انکی روایات کو اپنی صحاح میں ذکر بھی کیا ہو جیسے:
   - سفیان بن سعید الثوری
   - عبد الرزاق بن ھمّام الصنعانی
   - محمد بن مسلم بن شہاب الزھری

3. جو کثیر التدلیس ہوں۔
4. جس پر علماء کا اتفاق ہو کہ اسکی احادیث حجت نہیں مگر وہ کہ جن میں سماع کی صراحت ہو[2]۔
5. جسکی تدلیس کے علاوہ کسی اور وجہ سے تضعیف کی گئی ہو[3]۔

---

(1)، اصول علل الحدیث"، ص: 83

(2)، اصول علل الحدیث"، ص: 102

(3)، اصول علل الحدیث"، ص: 103

مختلطین کی اقسام

1. بعض زمانے کے اعتبار سے جسکی حدیث کو ضعیف کہا گیا ہو۔
2. بعض اماکن کے اعتبار سے جسکی حدیث کو ضعیف کہا گیا ہو۔
3. بعض شیوخ کے اعتبار سے جسکی حدیث کو ضعیف کہا گیا ہو[1]۔

علل کی وہ انواع جو سند کے ساتھ خاص ہیں وہ یہ ہیں:

- المزید فی متصل الاسانید،
- ارسال خفی،
- مدَلس، معنعن[2]۔

- **مرسل خفی**: وہ حدیث جسے راوی اپنے اس ہم عصر سے راویت کرے جس سے ملاقات تو ثابت ہو مگر سماع ثابت نہ ہو۔
- مرسل خفی کا وہی حکم ہے جو مدَلس کا ہے کہ جب تک سماع کی صراحت نہ قبول نہ کیا جائے[3]۔

علل کی وہ انواع جو سند و متن دونوں میں مشترک ہیں وہ یہ ہیں:

- شاذ
- منکر
- مضطرب
- مقلوب
- مدرج

---

(1)، اصول علل الحدیث"، ص:107
(2)، اصول علل الحدیث"، ص:149
(3)، اصول علل الحدیث"، ص:104

- مصحف و محرف[1]۔

رواۃ حدیث کی چند اقسام ہیں[2]:

1. متہم بالکذب
2. جن کی احادیث میں مناکیر کی اکثریت ہو غفلت، و سوء حفظ کی وجہ سے۔
3. اہل صدق و حفظ۔
4. اہل صدق و حفظ میں سے ہوں مگر انکی حدیث میں وہم کثیر ہو لیکن غالب نہ ہو۔

رجال تین طرح کے ہیں[3]:

1. حافظ، متقن جو کہ اپنے حفظ سے حدیث بیان کریں۔(فهذا لا كلام فيه)
2. ایسا حافظ جو بھول جاتا ہو مگر تلقین سے اسے یاد آجاتا ہو(یہ بھی قسم اول کے حکم میں داخل ہے)۔
3. تیسرا وہ ہے کچھ بھی یاد نہیں کرتا بس تلقین پر ہی بھروسہ کرتا ہے۔(امام احمد، و، امام یحیی بن معین کے نزدیک اس سے اخذ حدیث جائز نہیں)۔

اسباب جرح کا مدار پانچ چیزوں پر ہے[4]:

1. بدعت
2. مخالفت
3. جہالت حال
4. دعوی انقطاع فی السند۔
5. غلط

---

(1)، اصول علل الحدیث"، ص:150

(2)، شرح علل الترمذي" 1/105

(3)، شرح علل الترمذي" 1/248

(4)، "فتح الباری مقدمہ"، ا/548

حدیث کے صحت و سقم (ضعف) کی معرفت دو طرح سے ہوتی ہے[1]:

1. رجال کی معرفت اور انکے ثقہ و ضعیف ہونے کی معرفت سے
2. مراتب ثقات کی معرفت سے۔

وہ حضرات جو ضعیف سے روایت لاتے ہیں پھر اس ضعیف کے نام کو ثقہ کے نام سے بدل دیتے ہیں[2]

1. ابو اسامہ حماد بن اسامہ القرشی
2. زہیر بن معاویہ
3. ابو بلج الواسطی
4. جریر بن عبد الحمید الضبی
5. روایات شامیین عن زہیر بن محمد

وہ حضرات جو ضعیف سے روایت کرتے ہیں پھر اسکا ایسا نام بیان کرتے ہیں جس سے وہم ہو کہ مروی عنہ ثقہ ہے[3]

1. عطیہ العوفی
2. ولید بن مسلم
3. بقیہ بن ولید
4. حسین بن واقد

---

(1)، شرح علل الترمذي" 2/ 373
(2)، شرح علل الترمذي" 2/ 679
(3)، شرح علل الترمذي" 2/ 690

اصحاب امام زہری کے پانچ طبقات ہیں[1]:

1. وہ اصحاب جو اہل حفظ و اتقان میں سے ہیں اور طویل مدت امام زہری علیہ الرحمہ کی صحبت بابرکت میں رہے اور علم حدیث حاصل کیا ان میں سے چند یہ ہیں:
   - امام مالک
   - حضرت سفیان بن عیینہ
   - عبید اللہ بن عمر
   - معمر
   - یونس
   - عقیل
   - شعیب وغیرہم۔

2. اہل حفظ و اتقان میں سے ہیں مگر طبقہ اول سے کچھ کم ہیں اور تھوڑی مدت امام زہری علیہ الرحمہ کی صحبت میں رہے، جیسے: امام اوزاعی، امام لیث، عبد الرحمن بن خالد بن مسافر، نعمان بن راشد وغیرہم۔
3. وہ اصحاب جو امام زہری علیہ الرحمہ کی صحبت کو لازم پکڑے رہے مگر انکے حفظ میں کلام ہے، جیسے: سفیان بن حسین، محمد بن اسحاق، صالح بن ابی الاخضر، زمعہ بن صالح، وغیرہم۔
4. وہ اصحاب جنہیں نہ تو امام زہری سے ملازمت حاصل ہے نہ طول صحبت اور وہ متکلم فیہ بھی ہیں، جیسے: اسحاق بن یحیی الکلبی، معاویہ بن یحیی الصدفی، اسحاق بن ابی فروہ، ابراہیم بن یزید المکی، مثنی بن الصباح وغیرہم۔
5. امام زہری کے وہ اصحاب جو متروکین و مجہولین میں سے ہیں، جیسے: حکم الایلی، عبد القدوس بن حبیب، محمد بن سعید المصلوب، بحر السقاء وغیرہم۔

---

(1)، "شرح علل الترمذي" 1/399-400

امام زہری کے وہ اصحاب جو امام زہری سے روایت کرنے میں ضعیف ہیں[1]

1. سفیان بن حسین
2. عبد الرزاق بن عمر دمشقی
3. اسحاق بن راشد جزری

عبید اللہ بن عمر العمری کے وہ اصحاب جو خود انہی سے روایت کرنے میں ضعیف ہیں[2]

1. عبد الرزاق بن ہمام
2. عبد العزیز بن محمد دراوردی
3. قبیصہ بن عقبہ
4. یعلی بن عبید
5. ابو معاویہ الضریر محمد بن خازم
6. محمد بن کثیر صنعانی
7. زید بن حباب عکلی
8. سلمہ الاحمر
9. یونس بن ابی اسحاق

مختلطین کا بیان

- **عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عتبہ:** ان سے بغداد میں جو روایات لی گئیں وہ بعد اختلاط کی ہیں[3]۔

---

(1)، شرح علل الترمذي" 2/ 663

(2)، شرح علل الترمذي" 2/ 665

(3)، اصول علل الحدیث"، ص: 91

- **یزید بن ہارون:** آپ جب بغداد منتقل ہوئے تو آپ کو اختلاط ہو گیا تھا[1]۔

- **عطاء بن السائب الثقفی الکوفی:** آخری عمر میں انکو اختلاط ہو گیا تھا، اور بعد اختلاط جنہوں نے ان سے سنا انکے نام یہ ہیں:
  1. جریر
  2. خالد بن عبد اللہ
  3. ابن علیہ
  4. علی بن عاصم
  5. محمد بن فضیل
  6. وہیب
  7. عبد الوارث
  8. ہشیم۔

- **سعید بن ایاس الجریری البصری:** آخری عمر میں انکو اختلاط ہو گیا تھا اور بعد اختلاط جنہوں نے ان سے سنا انکے نام یہ ہیں[2]:
  1. عیسی بن یونس
  2. یزید بن ہارون
  3. محمد بن ابی عدی۔

- **اسماعیل بن عیاش:** اپنے شہر والوں سے روایت کرنے میں صدوق ہیں، اور شہر کے علاوہ میں مختلط ہوتے ہیں[3]۔

---

(1)، اصول علل الحدیث"، ص:94

(2)، اصول علل الحدیث"، ص:108

(3)، اصول علل الحدیث"، ص:113

- **جریر بن حازم ابو النضر ازدی البصری:** آخری عمر میں انکو اختلاط ہو گیا تھا لیکن بعد اختلاط ان سے کسی نے نہیں سنا[1]۔

- ابن عمار الموصلی فرماتے ہیں: وکیع بن الجراح، اور معافیٰ بن عمران کا جو سعید بن ابی عروبہ سے سماع ہے وہ اختلاط کے بعد کا ہے[2]۔

- عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عتبہ المسعودی کو آخر عمر میں اختلاط ہو گیا تھا, اور انکو یہ عارضہ بغداد آنے کے بعد لاحق ہوا، لہذا جن حضرات نے ان سے بغداد میں سماع کیا وہ بعد اختلاط ہے اور ضعیف ہے[3]۔

- عقبہ بن عکرمہ کہتے ہیں: عبد الوہاب بن عبد المجید الثقفی کو وفات سے تین یا چار سال پہلے اختلاط ہو گیا تھا[4]۔

- ابن عمار موصلی حضرت یحیی القطان سے روایت کرتے ہیں: حضرت سفیان بن عیینہ کو 97ھ میں اختلاط ہو گیا تھا تو جس نے بھی ان سے اس سن یا اسکے بعد سنا اس کا سماع کوئی شیئ نہیں[5]۔

- **ابان بن صمعہ:** انکو آخری عمر میں اختلاط ہو گیا تھا، یہی قول امام یحیی اور ابن معین رضی اللہ عنہما کا ہے، اور علامہ ابن عدی فرماتے ہیں: کہ اختلاط کے باوجود ان سے کوئی منکر روایت مروی نہیں ہے[6]۔

- **ابو قلابہ رقاشی:** انکو آخری عمر میں اختلاط ہو گیا تھا لیکن علامہ ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قبل اختلاط بھی یہ کثیر الوہم تھے[7]۔

---

(1)، "فتح الباری مقدمہ"، ا/562

(2)، شرح علل الترمذي" 2/569

(3)، شرح علل الترمذي" 2/570

(4)، شرح علل الترمذي" 2/572

(5)، شرح علل الترمذي" 2/572

(6)، شرح علل الترمذي" 2/574

(7)، شرح علل الترمذي" 2/576

- حضرت عطاء بن سائب کو آخری عمر میں اختلاط ہوگیا تھا، ان سے سماع کے بارے میں مختلف اقوال ہیں:

1. جس نے ان سے کوفہ میں حدیث سنی اسکا سماع صحیح ہے اور جس نے بصرہ میں سنی اسکا ضعیف۔
2. حضرت عطاء بن سائب دو مرتبہ کوفہ آئے تو پہلی مرتبہ میں جس نے حدیث سنی اسکا سماع صحیح ہے جیسے: حماد بن زید، اور حماد بن سلمہ، اور دستوائی، اور جس نے دوسری مرتبہ میں ان سے سماع کیا اسکا سماع ضعیف ہے، جیسے: وہیب، اسماعیل بن علیہ، عبد الوارث۔
3. اگر وہ کسی معین شخص سے حدیث بیان کریں تو انکی حدیث جید ہوگی اور اگر جماعت سے بیان کریں تو ضعیف ہوگی[1]۔

یاد رکھنے والی باتیں

- امام شعبہ فرماتے ہیں: حضرت قتادہ نے ابو العالیہ سے فقط چار احادیث سنی ہیں[2]۔

- حضرت علی بن مدینی اور سلیمان شاذکونی فرماتے ہیں: امام عمش، ابو سفیان سے 100 سے زائد حدیثیں روایت کرتے ہیں حالانکہ انہوں نے ابو سفیان سے صرف چار حدیثیں سنی ہیں[3]۔

- سفيان بن عيينه عن بريد بن عبد الله بن أبي برده عن أبي برده عن أبي موسى عن النبى ﷺ

امام عقیلی فرماتے ہیں: کہ اس سند سے امام سفیان بن عیینہ سے فقط چار حدیثیں مروی ہیں[4]:

1. الجليس الصالح
2. المؤمن للمؤمن كالبنيان

---

(1)، شرح علل الترمذي" 2/558-559
(2)، شرح علل الترمذي" 2/739
(3)، شرح علل الترمذي" 2/746
(4)، شرح علل الترمذي" 2/747

3. اشفعوا إليّ فلتؤجرو

4. الخازن الأمين

- فضل بن دکین فرماتے ہیں: حجاج بن ارطاۃ نے عمرو بن شعیب سے فقط چار حدیثیں سنی ہیں، اور باقی محمد بن عبید اللہ العزرمی سے سنی ہیں[1]۔

- **قال البردیجی:** اس سند "قتادہ عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرہ عن النبی ﷺ" سے جتنی روایات ہیں سب معلول ہیں[2]۔

- **قال سلیمان بن حرب:** اس سند "حماد بن زید عن ایوب عن نافع عن ابن عمر" اس سے فقط ایک روایت ہی صحیح ہے اور وہ (کل مسکر حرام) ہے[3]۔
- امام یحیی بن معین فرماتے ہیں[4]: مرسلات ابراہیم نخعی صحیح ہیں سوائے دو حدیثوں کے

1. حدیث: تاجر البحرین

2. الضحک فی الصلاۃ

- حضرت وکیع بن الجراح نے حضرت سفیان ثوری سے روایت کردہ احادیث میں سے 70 روایات میں حضرت عبد الرحمن بن مہدی سے اختلاف فرمایا ہے[5]۔

- حضرت سفیان ثوری اور امام شعبہ نے حضرت عطاء بن سائب سے جو احادیث سنی ہیں سب صحیح سوائے دو حدیثوں کے[6]۔

---

(1)، شرح علل الترمذي" 2/750

(2)، اصول علل الحدیث"، ص:118

(3)، اصول علل الحدیث"، ص:119

(4)، شرح علل الترمذي" 1/294

(5)، شرح علل الترمذي" 2/542

(6)، شرح علل الترمذي" 2/556

- حضرت عبد اللہ بن احمد بن حنبل اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں: یزید بن ہارون کا حضرت سعید بن ابی عروبہ سے سماع درست ہے سوائے تین یا چار حدیثوں کے[1]۔

- ابراہیم بن سعید الجوہری کہتے ہیں: شریک بن عبد اللہ نخعی سے 400 حدیثوں میں خطاء ہوئی ہے[2]۔

- **عبد الرزاق بن ہمام:** آخری عمر میں انکی بصارت چلی گئی تو یہ احادیث کو اپنی یاداشت سے بیان کرتے تھے اور انکا حفظ اتنا مضبوط نہیں تھا، اسی لیے امام نسائی نے فرمایا: ان سے جو احادیث انکی آخری عمر میں سنی گئیں ان میں نظر ہے[3]۔

- **عبد الرزاق الصنعانی:** انہوں نے مکہ میں جو احادیث حضرت سفیان ثوری سے سنیں ان میں اضطراب ہے[4]۔

- **قال الامام احمد:** امام مالک اثبت الناس میں سے تھے اور وہ خطاء کرتے تھے[5]۔

- **قال علی بن المدینی**[6]: محدثین تصحیف بھی کرتے تھے اور خطاء بھی سوائے چار کے:
  1. یزید ابن زریع
  2. ابن علیہ
  3. بشر بن المفضل
  4. عبد الوارث بن سعید۔

- **قال ابن معین** رحمۃ اللہ علیہ: جو (حدیث میں) خطاء نہیں کرتا وہ کذاب ہے۔

---

(1)، شرح علل الترمذي" 2/568
(2)، شرح علل الترمذي" 2/592
(3)، شرح علل الترمذي" 2/580
(4)، اصول علل الحدیث"، ص:92
(5)، اصول علل الحدیث"، ص:51
(6)، اصول علل الحدیث"، ص:52

- مطروح الحدیث وہ ہے جس کے خطاء اسکی اصابت پر غالب ہو یہ ضعف شدید ہے[1]۔

- **قال ابن معین:** اگر حدیث ایوب میں اسماعیل بن علیہ اور حماد بن زید کا اختلاف ہو جائے تو حماد بن زید کا قول معتبر ہو گا[2]۔

- **قال ابن رجب:** معمر بن راشد سے جب اہل بصرہ روایت کریں تو اس میں اضطراب ہوتا ہے۔

- **قال امام احمد:** زھیر بن محمد الخراسانی: اہل شام ان سے منکر روایات لیکر آتے ہیں۔

- **قال ابن رجب:** محمد بن عبد الرحمن بن ابی ذئب: ان سے اہل عراق جو روایات لاتے ہیں ان میں وہم کثیر ہوتا ہے۔

- **قال یعقوب بن شیبہ:** عبدالرحمن بن ابی زناد: آپ نے عراق میں جو احادیث بیان کیں وہ ضعیف ہیں[3]۔

- **جعفر بن برقان الجزری:** آپ امام زہری سے روایت کرنے میں مضطرب ہیں[4]۔

- **رشدین دو ہیں:** (1) رشدین بن کریب مولی ابن عباس، (2) رشدین بن سعد المصری، اور یہ دونوں ضعیف ہیں۔

- **قال الإمام احمد رضي الله عنه:** كل أبي فروه ثقة إلا أبا فروه الجزري يعني يزيد بن سنان[5]۔

---

(1)، اصول علل الحدیث"، ص: 52

(2)، اصول علل الحدیث"، ص: 80

(3)، اصول علل الحدیث"، ص: 84

(4)، اصول علل الحدیث"، ص: 114

(5)، اصول علل الحدیث"، ص: 130

- قال الامام احمد رضي الله عنه: امام مالک جس سے بھی روایت کریں وہ ثقہ ہے[1]۔

- اگر کوئی راوی حدیث کو روایت کرے اور اس میں سماع کی صراحت ہو، راوی و مروی عنہ کی ملاقات ثابت ہو، یا راوی مروی عنہ کا ہم عصر ہو، یا امکان لقاء ہو تو بلا اختلاف وہ روایت متصل شمار ہو گی[2]۔

- اسماعیل بن ابی خالد: آپ صرف ثقہ سے روایت کرتے ہیں۔

- حضرت سفیان بن عیینہ صرف ثقہ سے ہی تدلیس کرتے ہیں[3]۔

- مدلس کی روایت جب ثقہ کی روایت کے موافق ہو تو سماع پر محمول ہو گی[4]۔

- امام حسن بصری کا حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں[5]۔

- امام حسن بصری کا اسد بن سریع سے سماع ثابت نہیں[6]۔

- ہیاج بن ابراہیم مجہول ہیں[7]۔

- قال شعبہ: امام ابن سیرین کا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے[8]۔

---

(1)، اصول علل الحدیث"، ص:130

(2)، اصول علل الحدیث"، ص:131

(3)، اصول علل الحدیث"، ص:135

(4)، اصول علل الحدیث"، ص:136

(5)، "علل الحدیث و معرفۃ الرجال والتاریخ"، ص:225

(6)، "علل الحدیث و معرفۃ الرجال والتاریخ"، ص:232

(7)، "علل الحدیث و معرفۃ الرجال والتاریخ"، ص:270

(8)، "علل الحدیث و معرفۃ الرجال والتاریخ"، ص:300

- قسم بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود حضرت ابن عمر سے دو حدیثیں روایت کرتے ہیں، حالانکہ انکا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے[1]۔

- عطاء بن ابی رباح: انکی حضرت ابن عمر سے ملاقات ثابت ہے اور انہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی زیارت بھی کی ہے مگر دونوں سے سماع ثابت نہیں[2]۔

- حبیب بن ابی ثابت القرشی الاسدی ابویحیی: انکا امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی صحابی سے سماع ثابت نہیں[3]۔

- حضرت ثابت بنانی کے اصحاب میں سب سے اثبت حماد بن سلمہ ہیں، پھر سلیمان بن المغیرہ، پھر حماد بن زید[4]۔

- سالم بن ابی الجعد کی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں[5]۔

- ضرغامہ بن علیبہ بن حرملہ العنبری ان سے فقط خالد بن قرہ روایت کرتے ہیں[6]۔

- عبد الملک بن قتادہ: ان سے صرف انس بن سیرین روایت کرتے ہیں[7]۔

- عبید اللہ بن زحر منکر الحدیث ہیں[8]۔

---

(1)، "علل الحدیث ومعرفة الرجال والتاریخ"، ص: 311

(2)، "علل الحدیث ومعرفة الرجال والتاریخ"، ص: 328

(3)، "علل الحدیث ومعرفة الرجال والتاریخ"، ص: 331

(4)، "علل الحدیث ومعرفة الرجال والتاریخ"، ص: 355

(5)، "علل الحدیث ومعرفة الرجال والتاریخ"، ص: 363

(6)، "علل الحدیث ومعرفة الرجال والتاریخ"، ص: 621

(7)، "علل الحدیث ومعرفة الرجال والتاریخ"، ص: 632

(8)، "علل الحدیث ومعرفة الرجال والتاریخ"، ص: 642

- سعید بن ذی لعوہ مجہول ہیں[1]۔
- اسود بن قیس: آپ دس ایسے اشخاص سے روایت کرتے ہیں جو مجہول ہیں[2]۔
- سیار بن المعرور مجہول ہیں[3]۔
- حفص بن حمید مجہول ہیں[4]۔
- اگر کسی حدیث کی سند میں کوئی راوی کثیر الغلط ہو اور وہ حدیث اسی طریق سے مروی ہو تو یہ صحت حدیث سے مانع ہو گا۔
- سیئ الحفظ، لہ اوھام، لہ مناکیر، یہ تمام الفاظ قلیل الغلط کے لیے بولے جاتے ہیں (ماخوذاً)[5]۔
- ابو الفتح ازدی خود ضعیف ہیں لہذا تضعیف ثقات میں انکا قول معتبر نہیں[6] ۔
- امام ابو الفتح ازدی جب اپنے قول میں منفرد ہوں تو اس قول کا کوئی اعتبار نہیں[7]۔
- راوی اگر اخذ و اداء میں ثبت ہو تو تشیع اسکے عدالت میں مضر نہیں ہو گا[8]۔

---

(1)، "علل الحدیث ومعرفۃ الرجال والتاریخ"، ص:656
(2)، "علل الحدیث ومعرفۃ الرجال والتاریخ"، ص:662
(3)، "علل الحدیث ومعرفۃ الرجال والتاریخ"، ص:671
(4)، "علل الحدیث ومعرفۃ الرجال والتاریخ"، ص:684
(5)، "فتح الباری مقدمہ"، ا/549
(6)، "فتح الباری مقدمہ"، ا/550
(7)، "فتح الباری مقدمہ"، ا/555
(8)، "فتح الباری مقدمہ"، ا/569

- خلاس بن عمرو الجھری حضرت علی سے جو روایات لاتے ہیں وہ مرسل ہوتی ہیں[1]۔

- اہل بیت کی اصح الاسانید: "جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ عن علی رضی اللہ عنہم" ہے[2]۔

- عند المتأخرین شیعہ: روافض کو کہتے ہیں جبکہ اسلاف اسے شیعہ کہتے تھے جو خلفائے کرام سے حسن عقیدت رکھتا ہو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان تمام پر یا فقط سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر فضیلت دیتا ہو[3]۔

- چند اوھام یا کچھ خطائیں محدث سے صادر ہونا، نہ اسے ضعیف کر دیتا ہے اور نہ اس کی حدیث کو مردود کہتے ہیں[4]۔

- ابن حبان، اور امام ترمذی احادیث کو صحیح قرار دینے بلکہ حسن قرار دینے میں متساہل ہیں[5]۔

- مدلس کی وہ روایت جو ایسے لفظ سے ہو جو سماع کا احتمال تو رکھتا ہو مگر سماع کی تصریح نہ ہو، تو وہ مرسل ہے اور غیر مقبول ہے، اور جس میں سماع کی صراحت ہو وہ مقبول ہے[6]۔

- امام حسن بصری رضی اللہ عنہ جب مطلقاً "عن عبد اللہ" کہیں تو "عبد اللہ بن عمرو بن عاص" مراد ہونگے اور کوئی کہے تو "عبد اللہ بن مسعود" رضی اللہ عنہم مراد ہونگے[7]۔

- جہالت عین ہمارے نزدیک مضر نہیں خصوصاً اکابر تابعین میں[8]۔

---

(1)، "فتح الباری مقدمہ"، ا/570

(2)، "ظفر الامانی"، ص:114

(3)، "فتاوی رضویہ" 5/176

(4)، "فتاوی رضویہ" 5/185

(5)، "فتاوی رضویہ" 5/208

(6)، "فتاوی رضویہ" 5/246

(7)، "فتاوی رضویہ" 5/307

(8)، "فتاوی رضویہ" 5/151

- خبر مستور الحال و مجہول، خبر مر دود کے حکم میں ہے اور اس عمل موقوف رہے گا جب تک کہ انکا حال ظاہر نہ ہو جائے[1]۔

- یزید بن ہارون فرماتے ہیں: روافض سے احادیث نہ لی جائیں کیونکہ وہ جھوٹے ہیں[2]۔

- امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: کہ میں نے جابر الجعفی سے بڑا کوئی جھوٹا نہیں دیکھا[3]۔

- محمد بن عمرو بن علقمہ بن وقاص اللیثی: انکے بارے میں امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: کہ یہ مرسل روایات لاتے ہیں اور انہیں مسنداً بیان کرتے ہیں، اور یہ مضطرب الحدیث ہیں[4]۔

- امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن ابی لیلی قابل حجت نہیں ہیں (یعنی جب وہ تفرد اختیار کریں)[5]۔

- شہر بن حوشب: یہ ایک ہی متن کو کئی اسانید سے بیان کرتے ہیں[6]۔

- عبد الملک بن عمیر القرشی الکوفی: امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ یہ "کثیر الاضطراب" ہیں[7]۔

- حضرت یحیی بن معین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ جب عبد اللہ بن عون اور ایوب بن ابی تمیمہ سختیانی کی احادیث میں اختلاف ہو جائے تو حدیث ایوب اثبت ہو گی[8]۔

---

(1)، "ظفر الامانی" ص: ٦٢
(2)، شرح علل الترمذي" 1/55
(3)، شرح علل الترمذي" 1/69
(4)، شرح علل الترمذي" 1/115
(5)، شرح علل الترمذي" 1/130
(6)، شرح علل الترمذي" 1/140
(7)، شرح علل الترمذي" 1/163
(8)، شرح علل الترمذي" 1/169

- امام ابو حاتم رازی فرماتے ہیں: کہ جب امام شعبہ اور امام سفیان ثوری کا کسی حدیث میں اختلاف ہو جائے تو حضرت سفیان ثوری کا قول معتبر ہو گا[1]۔

- یحیی بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ ابن جریج صدوق ہیں جب یہ "حدثنی" کہیں تو سماع پر محمول ہو گا اور "اخبرنی" کہیں تو قراءۃ پر اور اگر لفظ: "قال" کے ساتھ روایت کریں تو [مطلب یہ ہو گا کہ یہ] نہ قراءۃ ہے نہ سماع[2]۔

- یحیی بن سعید القطان فرماتے ہیں: امام حسن بصری کی تمام مراسیل کی اصل موجود ہے سوائے ایک دو کے[3]۔

- امام ابو زرعہ رازی فرماتے ہیں: ہر وہ حدیث جس میں امام حسن بصری " قال رسول اللہ ﷺ " کہیں میں نے اس کو ثابت پایا ہے سوائے چار احادیث کے[4]۔

- امام احمد فرماتے ہیں: کہ ابن جریج کا حضرت طاؤس سے سماع ثابت نہیں ہے[5]۔

- امام ابو حاتم رازی فرماتے ہیں: امام زہری کا حضرت ابن عمر سے سماع صحیح نہیں ہے آپ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے مگر سماع نہیں کیا[6]۔

- امام ابو حاتم فرماتے ہیں: کہ امام زہری کا حضرت مسور سے سماع ثابت نہیں، ان دونوں کے درمیان سلیمان ابن یسار اور عروہ بن زبیر داخل ہیں[7]۔

---

(1)، شرح علل الترمذي" 1/179
(2)، شرح علل الترمذي" 1/255
(3)، شرح علل الترمذي" 1/285
(4)، شرح علل الترمذي" 1/285
(5)، شرح علل الترمذي" 1/366
(6)، شرح علل الترمذي" 1/367
(7)، شرح علل الترمذي" 1/371

- امام ابو زرعہ رازی فرماتے ہیں: "روایات ابی امامہ بن سہل عن عمر" مرسل ہیں[1]۔

- اگر حدیث میں زیادتی ایسے ثقہ کی طرف سے ہو جس کے حفظ پر اعتماد کیا جاتا ہے تو ایسی زیادتی مقبول ہے[2]۔

- حضرت سفیان بن عیینہ کی امام زہری سے جو روایات ہیں ان میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے[3]۔

- امام بردیجی فرماتے ہیں: عکرمہ بن عمار حضرت یحیی بن ابی کثیر سے روایت کرنے میں مضطرب ہیں[4]۔

- امام دارقطنی فرماتے ہیں: ہشام بن عروہ سے روایت بیان کرنے میں اثبت رواۃ یہ ہیں
سفیان الثوری، امام مالک، یحیی القطان، ابن نمیر، لیث بن سعد[5]۔

- حضرت عمرو بن دینار کے اصحاب میں سب سے اثبت حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ ہیں[6]۔

- امام مسلم علیہ الرحمہ اپنی کتاب "التمییز" میں فرماتے ہیں: حماد بن سلمہ حضرت عمرو بن دینار سے روایت کرنے میں کثیر الخطاء ہیں[7]۔

- امام احمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: امام حسن بصری کے اصحاب میں یونس سے بڑھ کر کوئی اثبت نہیں ہے[8]۔

---

(1)، شرح علل الترمذي" 1/ 373
(2)، شرح علل الترمذي" 1/ 419
(3)، شرح علل الترمذي" 2/ 482
(4)، شرح علل الترمذي" 2/ 487
(5)، شرح علل الترمذي" 2/ 489
(6)، شرح علل الترمذي" 2/ 493
(7)، شرح علل الترمذي" 2/ 494
(8)، شرح علل الترمذي" 2/ 496

- امام دار قطنی فرماتے ہیں: اصحاب محمد بن سیرین میں سے سب سے اثبت، ایوب، ابن عون، سلمہ بن علقمہ، اور یونس بن عبید ہیں[1]۔

- حضرت یحیی بن معین فرماتے ہیں: حضرت ثابت بنانی کی احادیث کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے حضرت حماد بن سلمہ ہیں، اور اختلاف کی صورت میں انہی کا قول معتبر ہو گا[2]۔

- ابن ابی خیثمہ حضرت یحیی بن معین روایت کرتے ہیں: کہ معمر نے جو احادیث حضرت ثابت بنانی سے روایت کی ہیں وہ مضطرب اور کثیر الوہم ہیں[3]۔

- حضرت یحیی بن معین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: حضرت قتادہ بن دعامہ کے اصحاب میں سب سے اثبت سعید بن ابی عروبہ ہیں[4]۔

- امام بردیجی فرماتے ہیں: احادیث امام شعبہ "عن قتادہ عن انس عن النبی ﷺ" تمام کی تمام صحیح ہیں[5]۔

- امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ایوب سختیانی کے اصحاب میں سب سے اثبت حماد بن زید ہیں، اور یہی امام یحیی بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے[6]۔

- امام یحیی بن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر حدیثِ ایوب میں اسماعیل بن علیہ اور حماد بن زید کا اختلاف ہو جائے تو حماد بن زید کا قول معتبر ہو گا[7]۔

---

(1)، شرح علل الترمذي" 2/499
(2)، شرح علل الترمذي" 2/500
(3)، شرح علل الترمذي" 2/501
(4)، شرح علل الترمذي" 2/503
(5)، شرح علل الترمذي" 2/507
(6)، شرح علل الترمذي" 2/510
(7)، شرح علل الترمذي" 2/510

- حضرت عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں: اگر امام شعبہ کی احادیث میں لوگوں کا اختلاف ہو جائے تو محمد بن جعفر غندر کی کتاب انکے درمیان حکم ہے[1]۔

- امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ ابراہیم الحربی سے روایت کرتے ہیں کہ اصحاب معمر کا اگر کسی چیز میں اختلاف ہو جائے تو حضرت عبد اللہ بن مبارک کا قول معتبر ہو گا[2]۔

- امام دارقطنی فرماتے ہیں: اصحاب معمر میں اثبت ہشام بن یوسف، اور عبد اللہ بن مبارک ہیں[3]۔

- امام نسائی فرماتے ہیں: حماد بن سلمہ کے اصحاب میں سے اثبت ابن مہدی، ابن المبارک، اور عبد الوہاب الثقفی ہیں[4]۔

- حضرت عبد اللہ بن احمد فرماتے ہیں کہ میرے والد (یعنی امام احمد رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: امام شعبی سے احادیث روایت کرنے میں سب سے اصح اسماعیل بن ابی خالد ہیں[5]۔

- امام ابو اسحاق سبیعی سے روایت کرنے میں اثبت امام سفیان ثوری، اور امام شعبہ رضی اللہ عنہما ہیں، یہی قول یحیی بن معین، عثمان دارمی، اور امام ابو زرعہ رازی رضی اللہ عنہم اکا ہے[6]۔

- امام ابو حاتم رازی فرماتے ہیں: اگر امام اسحاق سبیعی کی احادیث میں امام سفیان ثوری اور امام شعبہ کا اختلاف ہو جائے تو حضرت سفیان ثوری کا قول معتبر ہو گا[7]۔

---

(1)، شرح علل الترمذي" 2/514

(2)، شرح علل الترمذي" 2/516

(3)، شرح علل الترمذي" 2/516

(4)، شرح علل الترمذي" 2/517

(5)، شرح علل الترمذي" 2/518

(6)، شرح علل الترمذي" 2/519

(7)، شرح علل الترمذي" 2/520

- حضرت علی بن مدینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام اعمش ابو اسحاق سبیعی سے روایت کرنے میں مضطرب ہیں[1]۔

- امام اعمش کی احادیث کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ ہیں[2]۔

- حضرت یعقوب بن شیبہ فرماتے ہیں: امام اعمش سے جتنے بھی حضرات روایت کرتے ہیں ان میں سب سے اعلی حضرت سفیان ثوری اور ابو معاویہ ہیں[3]۔

- امام یحیی بن معین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: امام سفیان ثوری کے اصحاب میں اثبت پانچ لوگ ہیں: یحیی بن سعید، وکیع بن الجراح، عبد اللہ بن مبارک، عبد الرحمن بن مہدی، ابو نعیم فضل بن دکین[4]۔

- شریک بن عبد اللہ نخعی: انکے بارے میں حضرت یعقوب بن شیبہ فرماتے ہیں: انکی کتابیں صحیح ہیں مگر انکے حفظ میں اضطراب ہے[5]۔

- امام ابو زرعہ رازی فرماتے ہیں: حفص بن غِیاث نخعی جب قاضی بنے تو اسکے بعد انکو سوء حفظ کا عارضہ لاحق ہو گیا تھا[6]۔

- امام احمد فرماتے ہیں: کہ ابراہیم بن سعد زہری جب اپنی یاداشت سے حدیث بیان کرتے تو خطاء کر جاتے تھے اور جو احادیث انکی کتاب میں ہیں وہ دررست ہیں[7]۔

---

(1)، شرح علل الترمذي" 2/522

(2)، شرح علل الترمذي" 2/529

(3)، شرح علل الترمذي" 2/530

(4)، شرح علل الترمذي" 2/538

(5)، شرح علل الترمذي" 2/589

(6)، شرح علل الترمذي" 2/593

(7)، شرح علل الترمذي" 2/595

- معمر بن راشد: انہوں نے بصرہ میں جو احادیث بیان فرمائیں ان میں کثیر اضطراب ہے، اور جو یمن میں حدیثیں بیان کیں وہ جید ہیں[1]۔

- اسماعیل بن عیاش الحمصی ابو عتبہ: آپ جب اہل شام سے احادیث بیان کرتے ہیں تو وہ جید ہوتی ہیں، اور اہل شام کے علاوہ سے جو احادیث لاتے ہیں ان میں مضطرب ہیں، اسی طرح امام بخاری، واحمد، ویحیی، ابو زرعہ رازی رحمہم اللہ کا قول ہے[2]۔

- معمر بن راشد: بالخصوص اہل عراق سے انکی جو حدیثیں ہیں ان میں ضعف پایا جاتا ہے[3]۔

- فرج بن فَضالہ حمصی: آپ شامیوں سے روایت کرنے میں "صالح الحدیث" ہیں اور حضرت یحیی بن سعید سے روایت کرنے میں مضطرب ہیں[4]۔

- زہیر بن محمد الخراسانی: اہل شام انکے منکر روایت بیان کرتے ہیں[5]۔

- ابن ابی ذئب: اہل عراق ان جو احادیث روایت کرتے ہیں ان میں کثیر وہم پایا جاتا ہے[6]۔

- ایوب بن عتبہ الیمامی: امام ابو زرعہ سے روایت ہے کہ اہل عراق ایوب بن عتبہ سے جو حدیثیں روایت کرتے ہیں وہ ضعیف ہیں[7]۔

- جریر بن حازم بصری علیہ الرحمہ کو وفات سے ایک سال قبل اختلاط ہو گیا تھا، اور عبد الرحمن ابن مہدی فرماتے ہیں کہ بعد اختلاط ان سے کسی نے نہیں سنا[8]۔

---

(1)، شرح علل الترمذي" 2/602
(2)، شرح علل الترمذي" 2/609
(3)، شرح علل الترمذي" 2/612
(4)، شرح علل الترمذي" 2/612
(5)، شرح علل الترمذي" 2/615
(6)، شرح علل الترمذي" 2/619
(7)، شرح علل الترمذي" 2/620
(8)، شرح علل الترمذي" 2/624

- مغیرہ بن مسلم القسملی: یہ ابو الزبیر سے منکر حدیثیں لاتے ہیں[1]۔

- عکرمہ بن عمار یمامی: یہ ثقہ ہیں مگر امام یحیی بن ابی کثیر سے روایت کرنے میں مضطرب ہی، یہی قول حضرت یحیی القطان، امام احمد، اور امام بخاری علیہم الرحمہ کا ہے[2]۔

- سماک بن حرب حضرت عکرمہ سے روایت کرنے میں مضطرب ہیں[3]۔

- عمر بن ابراہیم البصری: حضرت قتادہ سے منکر روایات لاتے ہیں[4]۔

- ابن مند رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب تم کسی حدیث میں دیکھو کہ " حدثنا فلان الزاہد" تو اس سے اپنا ہاتھ دھولے (یعنی اس سے بچ)[5]

- ایسے حفاظ جو اپنے حفظ سے احادیث بیان کریں مگر وہ فقیہ نہ ہوں تو علامہ ابن حبان کے نزدیک انکی حدیث کو حجت بنانا جائز نہیں[6]۔

- یحیی بن الجزار نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فقط تین حدیثیں ہی سنی ہیں[7]۔

- امام زہری کا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں[8]۔

- امام احمد فرماتے ہیں: کعب بن مالک کی تمام آل واولاد ثقہ ہیں[9]۔

---

(1)، شرح علل الترمذي" 2/639
(2)، شرح علل الترمذي" 2/641
(3)، شرح علل الترمذي" 2/643
(4)، شرح علل الترمذي" 2/660
(5)، شرح علل الترمذي" 2/711
(6)، شرح علل الترمذي" 2/717
(7)، شرح علل الترمذي" 2/734
(8)، شرح علل الترمذي" 2/738
(9)، شرح علل الترمذي" 2/779

- عبد اللہ بن احمد الدورقی فرماتے ہیں: ہر وہ راوی جس کے بارے میں امام یحیی بن معین نے سکوت فرمایا وہ ثقہ ہے[1]۔

- امام ابو داود فرماتے ہیں: حریز بن عثمان کے تمام مشائخ ثقہ ہیں[2]۔

- امام ابو حاتم رازی فرماتے ہیں: سلیمان بن حرب کے تمام مشائخ ثقہ ہیں[3]۔

---

(1)، شرح علل الترمذي" 2/782

(2)، شرح علل الترمذي" 2/783

(3)، شرح علل الترمذي" 2/783

ماخذ و مراجع

نمبر	کتاب	مصنف	مکتبہ
1	اصول علل الحدیث	نور الدین عتر	دار السلام
2	ہدی الساری	علامہ ابن حجر عسقلانی	مکتبہ عصریہ
3	فتاوی رضویہ	امام احمد رضا خان	رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ
4	شرح علل الترمذی	علامہ ابن رجب حنبلی	دار السلام
5	ظفر الامانی	علامہ عبد الحی لکھنوی	المطبوعات الاسلامیہ حلب
6	علل الحدیث و معرفۃ الرجال والتاریخ	ابو الحسن علی بن مدینی	دار ابن الجوزی
8	کشف الظنون	مصطفی بن عبد اللہ کاتب جلبی	دار الکتب العلمیہ
9	تدریب الراوی	امام جلال الدین سیوطی	دار طیبہ